Musafir ki Namaz

Mulana Muhammad Ilyas Attar Qadri (Damat Barkatuhumul Aaliya)

مُتوجّہ ہوں

جنازہ کے انتِظار میں جہاں لوگ
جَمْع ہوں وہاں اِس رِسالہ سے
دَرْس دیکر خوب ثواب کمائیے۔نیز
اپنے مَرحُومین کے ایصالِ ثواب
کیلئے ایسے موقع پر جنازہ کے
جُلوس میں یا تعزیّت کیلئے جَمْع
ہونے والوں میں یہ رِسالے تقسیم
فرمائیے۔

صوتیہ ملنے کا پتا: مکتبۃ المدینہ، فیضانِ مدینہ باب المدینہ
کراچی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

برائے کرم! یہ رسالہ (۲٤ صفحات) مکمل پڑھ لیجئے، ان شاءَ اللہ عزوجل اِس کے فوائد خود ہی دیکھ لیں گے۔

مسافر کی نماز (حنفی)

دُرود شریف کی فضیلت

دو جہاں کے سلطان، سرورِ ذیشان، محبوبِ رحمٰن عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ مغفرت نشان ہے، جب جُمعرات کا دِن آتا ہے اللہ تعالیٰ فِرشتوں کو بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں وہ لکھتے ہیں، کون **یومِ جمعرات** اور **شبِ جُمعہ** مجھ پر کثرت سے دُرود پاک پڑھتا ہے۔ (کنز العمال ج ۱ ص ۲۵۰ حدیث ۲۱۷٤ دار الکتب العلمیہ بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم: جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

اللہ تبارَكَ وَ تَعالیٰ سورۃُ النِّسآء کی آیت نمبر ۱۰۱ میں ارشاد فرماتا ہے:۔

وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَلَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ ۖ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَكُمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ؕ اِنَّ الْكٰفِرِیْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِیْنًا ﴿۱۰۱﴾

(پ ۵ النساء ۱۰۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر گناہ نہیں کہ بعض نمازیں قَصر سے پڑھو۔ اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ کافر تمہیں ایذا دیں گے، بے شک کُفّار تمہارے کُھلے دشمن ہیں۔

صدرُ الافاضِل حضرتِ علّامہ مولٰینا سیِّد **محمد** نعیمُ الدّین مُرادآبادی علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھادی فرماتے ہیں، خوفِ کُفّار قصر کے لئے شَرط نہیں، حضرتِ سیِّدُنا یَعلیٰ بن اُمَیّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عَرض کی کہ ہم تو اَمن میں ہیں، پھر ہم کیوں قَصر کرتے ہیں؟ فرمایا، اِس کا مجھے بھی تعجب ہوا تھا تو

میں نے سرکارِ مدینۂ منوّرہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے دریافت کیا۔ حُضُورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے لئے یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے صَدَقہ ہے تم اس کا صَدَقہ قبول کرو۔

(صحیح مسلم ج ۱ ص ۲۴۱)

اُمُّ المُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رِوایت فرماتی ہیں، نماز دُو رَکعت فَرض کی گئی پھر جب سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ہجرت فرمائی تو چار فَرض کی گئی اور سفر کی نماز اُسی پہلے فَرض پر چھوڑی گئی۔

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۵۶۰)

حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، اللہ کے حبیب، حبیبِ لبیب عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے نمازِ سفر کی دُو رَکعتیں مقرّر فرمائیں اور یہ پوری ہے کم نہیں یعنی اگرچہ بظاہر دُو رَکعتیں کم ہوگئیں مگر ثواب

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر سو مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

میں دُو ہی چار کے برابر ہیں۔ (سنن ابن ماجہ ج ۲ ص ۵۹ حدیث ۱۱۹٤ دار المعرفۃ بیروت)

شَرْعی سفر کی مَسافت

شَرْعاً مسافر وہ شَخص ہے جو ساڑھے 57 میل (تقریباً 92 کلومیٹر) کے فاصلے تک جانے کے ارادے سے اپنے مقامِ اِقامت **مَثَلاً** شہر یا گاؤں سے باہر ہو گیا۔ (مُلَخَّصاً فتاوٰی رضویہ ج۸ ص ۲۷۰ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور)

مُسافر کب ہو گا؟

مَحْض نیّتِ سفر سے مسافر نہ ہو گا بلکہ مُسافر کا حُکم اُس وَقت ہے کہ بستی کی آبادی سے باہر ہو جائے شہر میں ہے تو شہر سے، گاؤں میں ہے تو گاؤں سے اور شہر والے کیلئے یہ بھی ضَروری ہے کہ شہر کے آس پاس جو آبادی شہر سے **مُتَّصِل** (مُت۔ تَ۔ صِل) ہے اس سے بھی باہر آجائے۔

(دُرِّ مُختار، رَدُّالمُحتار ج ۲ ص ۵۹۹)

فرمانِ مصطفےٰ :(صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔

آبادی خَتم ہونے کا مطلب

آبادی سے باہَر ہونے سے مُراد یہ ہے کہ جدھر جارہا ہے اُس طرف آبادی خَتم ہو جائے اگرچہ اُس کی مُحاذات میں (یعنی برابر) دوسری طرف خَتم نہ ہوئی ہو۔ (غنیۃ المستملی، ص ۵۳۶)

فِنائے شہر کی تعریف

فِنائے شہر سے جو گاؤں **مُتَّصِل** ہے شہر والے کیلئے اُس گاؤں سے باہَر ہو جانا ضَروری نہیں یُونہی شہر کے **مُتَّصِل** باغ ہوں اگرچہ اُن کے نگہبان اور کام کرنے والے ان باغات ہی میں رَہتے ہوں، ان باغوں سے نکل جانا ضَروری نہیں۔ (ردالمحتار ج۲ ص ۵۹۹) **فِنائے** شہر سے باہَر جو جگہ شہر کے کاموں کیلئے ہو مَثَلاً قبرِستان، گھوڑ دوڑ کا میدان، کُوڑا پھینکنے کی جگہ اگر یہ شہر سے **مُتَّصِل** ہوں تو اس سے باہَر ہو جانا ضَروری ہے۔ اور اگر شہر و فِنا کے درمیان فاصِلہ ہو تو نہیں۔ (اَیضاً ص ۶۰۰)

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درودِ پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

مُسافِر بننے کیلئے شَرط

سفر کیلئے یہ بھی ضَروری ہے کہ جہاں سے چلا وہاں سے تین دن کی راہ (یعنی تقریباً 92 کِلومیٹر) کا ارادہ ہو اور اگر دو۲ دن کی راہ (یعنی 92 کلومیٹر سے کم) کے ارادہ سے نکلا وہاں پُہنچ کر دوسری جگہ کا ارادہ ہوا کہ وہ بھی تین دن (92 کلومیٹر) سے کم کا راستہ ہے یونہی ساری دنیا گھوم کر آئے مسافر نہیں (غنیہ ،درمختار ج ۲ ص ۲۰۹) یہ بھی شَرط ہے کہ تین۳ دن کی راہ کے سفر کا مُتَّصِل ارادہ ہو، اگر یوں ارادہ کیا کہ مَثَلاً دو۲ دن کی راہ پر پَہُنچ کر کچھ کام کرنا ہے وہ کر کے پھر ایک دن کی راہ جاؤں گا تو یہ تین۳ دن کی راہ کا مُتَّصِل ارادہ نہ ہوا مسافِر نہ ہوا۔

(بہارِ شریعت حصہ ٤ ص ٧٧ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

وَطَن کی قِسمیں

وَطَن کی دو۲ قسمیں ہیں (۱) وَطَنِ اصلی: یعنی وہ جگہ جہاں اس کی

فرمانِ مصطفٰے: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر دُرود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

پیدائش ہوئی ہے یا اس کے گھر کے لوگ وہاں رہتے ہیں یا وہاں سُکونت کر لی اور یہ ارادہ ہے کہ یہاں سے نہ جائے گا (۲) وطنِ اِقامت: یعنی وہ جگہ کہ مسافر نے پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کا وہاں ارادہ کیا ہو (عالمگیری ج ۱ ص ۱٤٠)

وطنِ اِقامت باطِل ہونے کی صورتیں

وطنِ اِقامت دوسرے وطنِ اِقامت کو باطِل کر دیتا ہے یعنی ایک جگہ پندرہ دن کے ارادہ سے ٹھہرا پھر دوسری جگہ اتنے ہی دن کے ارادہ سے ٹھہرا تو پہلی جگہ اب وطن نہ رہی۔ دونوں کے درمیان مَسافتِ سفر ہو یا نہ ہو۔ یُونہی وطنِ اِقامت وطنِ اصلی اور سفر سے باطِل ہو جاتا ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱٤٠)

سفر کے دو راستے

کسی جگہ جانے کے دو راستے ہیں ایک سے مَسافتِ سفر ہے دوسرے سے نہیں تو جس راستہ سے یہ جائے گا اُس کا اعتبار ہے، نزدیک والے راستے سے گیا

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

تو مسافر نہیں اور دُور والے سے گیا تو ہے اگرچہ اس راستہ کے اختیار کرنے میں اس کی کوئی غَرَضِ صحیح نہ ہو۔ (عالمگیری ج ١ ص ١٣٨، درمختار مع ردالمحتار ج ٢ ص ٦٠٣)

مسافِر کب تک مسافِر ہے

مُسافِر اُس وقت تک مسافِر ہے جب تک اپنی بستی میں پہنچ نہ جائے یا آبادی میں پورے 15 دن ٹھہرنے کی نِیّت کر لے یہ اُس وقْت ہے جب پورے تین دن کی راہ (یعنی تقریباً 92 کلو میٹر) چل چکا ہو اگر تین منزِل (یعنی تقریباً 92 کلو میٹر) پہنچنے سے پیشتر واپسی کا ارادہ کرلیا تو مسافِر نہ رہا اگرچہ جنگل میں ہو۔

(دُرِّمُختار مَعَہٗ رَدُّالمُحتار ج ٢، ص ٦٠٤)

سفر ناجائز ہو تو ؟

سفر جائز کام کیلئے ہو یا ناجائز کام کیلئے بہر حال مسافر کے اَحکام جاری ہوں گے۔ (عالمگیری ج ١، ص ١٣٩)

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

سیٹھ اور نوکر کا اِکٹھا سفر

ماہانہ یا سالانہ اِجارہ والا نوکر اگر اپنے سیٹھ کے ساتھ سفر کرے تو سیٹھ کے تابع ہے، فرماں بردار بیٹا والِد کے تابع ہے اور وہ شاگرد جس کو اُستاد سے کھانا ملتا ہے وہ اُستاد کے تابع ہے یعنی جو نیّت مَتبُوع (یعنی جس کے تابع ہے) کی ہے وُہی تابع کی مانی جائیگی۔ تابع کو چاہیے کہ مَتبُوع (مَت۔ بُوع) کو سُوال کرے وہ جو جواب دے اُس کے بَمُوجِب عمل کرے۔ اگر اُس نے کچھ بھی جواب نہ دیا تو دیکھے کہ وہ (یعنی متبوع) مُقیم ہے یا مسافِر، اگر مُقیم ہے تو اپنے آپ کو بھی مُقیم سمجھے اور اگر مسافِر ہے تو مسافر۔ اور یہ بھی معلوم نہیں تو تین[٣] دن کی راہ (یعنی تقریباً 92 کلو میٹر) کا سفر طے کرنے کے بعد قصْر کرے، اس سے پہلے پوری پڑھے اور اگر سُوال نہ کر سکا تو وُہی حکم ہے کہ سُوال کیا اور کچھ جواب نہ ملا۔

(مُلَخصاً رَدُّالمُحتار، ج٢، ص٦١٦، ٦١٧)

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرُود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا اور ایک قیراط اُحد پہاڑ جتنا ہے۔

کام ہوگیا تو چلا جاؤں گا!

مسافر کسی کام کیلئے یا اَحْباب کے اِنتِظار میں دو۲ چار۴ روز یا تیرہ۱۳ چودہ۱۴ دن کی نیّت سے ٹھہرا، یا یہ ارادہ ہے کہ کام ہوجائے گا تو چلا جائیگا، دونوں۲ صورتوں میں اگر آجکل آج کل کرتے برسوں گزر جائیں جب بھی مسافر ہی ہے، نَماز قصر پڑھے۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۳۹)

عورَت کے سفر کا مسئلہ

عورَت کو بغیر مَحْرم کے تین۳ دن (تقریباً 92 کلومیٹر) یا زِیادہ کی راہ جانا جائز نہیں بلکہ ایک دن کی راہ جانا بھی۔ نابالغ بچّہ یا مَعْتُوہ (یعنی نیم پاگل) کے ساتھ بھی سفر نہیں کرسکتی، ہمراہی میں بالغ مَحْرم یا شوہر کا ہونا ضَروری ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱٤۲) عورت، مُراہِق (قریبُ البُلوغ لڑکا) مَحْرم (قابلِ اطمینان) کے ساتھ سفر کرسکتی ہے۔ ''مُراہِق بالغ کے حُکم میں ہے۔'' (فتاوٰی عالمگیری ج۱ص۲۱۹) مَحْرم

کیلئے ضروری ہے کہ سخت فاسِق، بیباک، غیر مامون نہ ہو۔

(بہارِ شریعت حصّہ ٤ ص ٨٤ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

عورت کا سُسرال و مَیکا

عورت بیاہ کر سُسرال گئی اور یہیں رَہنے سَہنے لگی تو مَیکا (یعنی عورت کے والِدَین کا گھر) اِس کیلئے **وطنِ اصلی** نہ رہا یعنی اگر سُسرال تین منزِل (تقریباً 92 کلو میٹر) پر ہے وہاں سے میکے آئی اور پندرہ دن ٹھہرنے کی نیّت نہ کی تو قَصر پڑھے اور اگر میکے رَہنا نہیں چھوڑا بلکہ سُسرال عارِضی طور پر گئی تو میکے آتے ہی سفر خَتْم ہو گیا نماز پوری پڑھے۔ (بہارِ شریعت حصّہ ٤ ص ٨٤ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

عَرَب ممالِک میں ویزا پر رَہنے والوں کا مسئلہ

آج کل کاروبار وغیرہ کیلئے کئی لوگ بال بچّوں سمیت اپنے ملک سے دوسرے ملک مُنتقِل ہو جاتے ہیں۔ انکے پاس مخصوص مدّت کا VISA ہوتا ہے۔

(مثلاً عرب امارات میں زیادہ سے زیادہ تین سال کا رہائشی ویزا ملتا ہے) یہ ویزا عارضی ہوتا ہے اور مخصوص رقم ادا کر کے ہر تین سال کے آخر میں اس کی تجدید کروانی پڑتی ہے۔ **چونکہ ویزا محدود مدت کیلئے ملتا ہے لہٰذا بال بچے بھی اگرچہ ساتھ ہوں اس کی امارات میں مستقل قیام کی نیت بے کار ہے اور اس طرح خواہ کوئی 100 سال تک یہاں رہے امارات اسکا وطنِ اصلی نہیں ہوسکتا۔** یہ جب بھی سفر سے لوٹے گا اور قیام کرنا چاہے تو اقامت کی نیت کرنی ہوگی۔ مثلاً **دُبئی** میں رہتا ہے اور سنتوں کی تربیت کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے **مدنی قافلے** میں عاشقانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ تقریباً 150 کلومیٹر دُور واقع امارات کے دارُالخلافہ **ابوظہبی** کا اس نے سنتوں بھرا سفر اختیار کیا۔ اب دوبارہ **دُبئی** میں آکر اگر اس کو مُقیم ہونا ہے تو 15 دن یا اس سے زائد قیام کی نیت کرنی ہوگی ورنہ مسافر کے اَحکام جاری ہوں گے۔ ہاں اگر ظاہرِ حال یعنی (UNDER STOOD)

یہ ہے کہ اب 15 دن یا اس سے زِیادہ عرصہ یہ دُبئی میں ہی گزارے گا تو مُقیم ہو گیا۔ اگر اِس کا کاروبار ہی اِس طرح کا ہے کہ مکمّل 15 دن رات یہ دُبئی میں نہیں رہتا، وقتاً فوقتاً شَرعی سفر کرتا ہے تو اِس طرح اگرچہ برسوں اپنے بال بچّوں کے پاس دُبئی آنا جانا رہے یہ مسافر ہی رہے گا اس کو نماز قَصْر کرنا ہوگی۔ اپنے شہر کے باہَر دُور دُور تک مال سپلائی کرنے والے اور شہر بہ شہر، ملک بہ ملک پھیرے لگانے والے اور ڈرائیور صاحبان وغیرہ ان اَحکام کو ذِہْن میں رکھیں۔

زائرِ مدینہ کیلئے ضروری مَسئلہ

جس نے اِقامت کی نیّت کی مگر اُس کی حالت بتاتی ہے کہ پندرہ دن نہ ٹھہریگا تو نیّت صحیح نہیں مَثَلاً حج کرنے گیا اور ذِی الحجّۃُ الحرام کا مہینہ شُروع ہو جانے کے باوُجُود پندرہ دن مکّۃُ معظمہ میں ٹھہرنے کی نیّت کی تو یہ نیّت بیکار ہے کہ جب حج کا ارادہ کیا ہے تو (15 دن اس کو ملیں گے ہی نہیں کہ) 8 ذِی الحجّۃُ

الحرام) **مِنیٰ شریف** (اور 9 کو) **عَرَفات شریف** کو ضرور جائیگا پھر اتنے دنوں تک (یعنی 15 دن مسلسل) **مکّۃ معظمہ** میں کیونکر ٹھہر سکتا ہے؟ **مِنیٰ شریف** سے واپس ہو کر نیّت کرے تو صحیح ہے (دُرِّمختار، ج ۲، ص ۷۲۹، عالمگیری، ج ۱، ص ۱٤۰) جبکہ واقعی 15 یا زِیادہ دن **مکّۃ معظمہ** میں ٹھہر سکتا ہو، اگر ظنِّ غالِب ہو کہ 15 دن کے اندر اندر **مدینۃ منوّرہ** یا وطن کیلئے روانہ ہو جائے گا تو اب بھی مسافِر ہے۔

عمرہ کے ویزہ پر حج کیلئے رُکنا کیسا؟

عُمرہ کے وِیزے پر جا کر غیر قانونی طور پر **حج** کیلئے رُکنے یا دنیا کے کسی بھی ملک میں visa کی مُدّت پوری ہونے کے بعد غیر قانونی رہنے کی جن کی نیّت ہو وہ ویزہ کی مدّت خَتْم ہوتے ہی مسافِر ہو گئے۔ اب اُن کی نیّتِ اِقامت بے کار ہے اِسلئے کہ وہ انتِظامیہ کے تابع ہو گئے۔ چاہے کتنے ہی برس اِس طرح رہیں نَماز قصر ہی کریں گے۔ دُنیا کا جو قانون شریعت سے نہیں ٹکراتا

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُود پاک نہ پڑھے۔

اور اُس کی خِلاف ورزی کرنے پر تذلیل ، رشوت اور جھوٹ وغیرہ آفات میں پڑنے کا اندیشہ ہو مسلمان کیلئے اُس کی بجا آوری واجِب ہے (مُلخصاً فتاوٰی رضویہ ج ۱۷ ص ۳۷۰ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاھور) ۔ لٰھذا بغیر visa کے دنیا کے کسی مُلک میں رَہنا یا حج کیلئے رُکنا جائز نہیں۔ **غیر قانونی ذرائع سے حج کیلئے رُکنے میں کامیابی حاصل کرنے کو** (مَعاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ) **اللہ و رسول** عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم **کا کرم کہنا سخت بے باکی ہے۔**

قَصر واجِب ھے

مُسافِر پر واجِب ہے کہ نَماز میں قَصر (قَص۔ ر) کرے یعنی چار رَکعت والے فرض کو دو پڑھے اِس کے حق میں دو ہی رَکعتیں پوری نَماز ہے اور قَصداً چار پڑھیں اور دو پر قعدہ کیا تو فرض ادا ہو گئے اور پچھلی دو رَکعتیں نَفل ہو گئیں مگر گنہگار و عذابِ نار کا حقدار ہے کہ واجِب تَرک کیا لٰھذا توبہ کرے اور دو رَکعت پر قعدہ نہ کیا تو

فرض ادا نہ ہوئے اور وہ نماز نفل ہوگئی ہاں اگر تیسری رَکعت کا سَجدہ کرنے سے پیشتر اِقامت کی نیت کر لی تو فرض باطِل نہ ہوں گے مگر قِیام ورُکوع کا اِعادہ کرنا ہوگا اور تیسری کے سَجدہ میں نیت کی تو اب فرض جاتے رہے یونہی اگر پہلی دونوں یا ایک میں قِراءَت نہ کی نماز فاسِد ہوگئی۔ (عالمگیری ج۱ ص ۱۳۹)

قصر کے بدلے چار کی نیت باندھ لی تو ۔۔۔۔؟

مُسافِر نے قصر کے بجائے چار رَکعت فرض کی نیت باندھ لی پھر یاد آنے پر دو پر سلام پھیر دیا تو نماز ہو جائے گی۔ اِسی طرح مُقیم نے چار رَکعت فرض کی جگہ دو رَکعت فرض کی نیت کی اور چار پر سلام پھیرا تو اُس کی بھی نماز ہوگئی۔ فُقہائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالیٰ فرماتے ہیں، "نیتِ نماز میں تعدادِ رکعات کی تعیین (تَع۔ یِین) یعنی تقرُّر کرنا ضروری نہیں کیونکہ یہ ضِمناً حاصِل ہے۔ نیت میں تعداد مُعیَّن کرنے میں خطا نقصان دِہ نہیں۔ (دُرِّمُختار مَعَہٗ رَدُّالمُحتار ج ۲ ص ۹۷، ۹۸)

مسافِر امام اور مُقیم مُقتدی

اِقتِدا دُرُست ہونے کیلئے ایک شَرْط یہ بھی ہے کہ امام کا مُقیم یا مسافِر ہونا معلوم ہو خواہ نَماز شُروع کرتے وقت معلوم ہُوا یا بعد میں، لہٰذا امام کو چاہئے کہ شُروع کرتے وقت اپنا مسافِر ہونا ظاہِر کر دے اور شُروع میں نہ کہا تو بعدِ نَماز کہہ دے کہ "مُقیم اسلامی بھائی اپنی نَمازیں پوری کرلیں میں مسافِر ہوں۔" (دُرِّمختار ج ۲، ص ۶۱۱، ۶۱۲) اور شُروع میں اعلان کر چکا ہے جب بھی بعد میں کہہ دے کہ جو لوگ اُس وَقْت موجود نہ تھے اُنہیں بھی معلوم ہو جائے۔ اگر امام کا مسافِر ہونا ظاہِر تھا تو نَماز کے بعد والا یہ اعلان مُستَحب ہے۔ (دُرِّمختار، ج ۲، ص ۷۳۵۔ ۷۳۶، دار المعرفۃ بیروت)

مُقیم مُقتدی اور بَقِیَّہ دو رَکْعَتیں

قَصْر والی نَماز میں مسافِر امام کے سلام پھیرنے کے بعد مُقیم مُقتدی جب اپنی بَقِیَّہ نَماز ادا کرے تو فَرض کی تیسری اور چوتھی رَکْعَت میں سورۃُ الفاتِحۃ پڑھنے کے بجائے اندازاً اُتنی دیر چُپ کھڑا رہے۔

(مُلَخَّصاً بہارِ شریعت حصّہ ٤ ص ٨٢ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

کیا مسافِر کو سُنّتیں مُعاف ہیں ؟

سنّتوں میں قَصر نہیں بلکہ پوری پڑھی جائینگی، خوف اور رَوارَوی (یعنی گھبراہٹ) کی حالت میں سنّتیں مُعاف ہیں اور اَمْن کی حالت میں پڑھی جائینگی۔

(عالمگیری، ج۱، ص۱۳۹)

"نَماز" کے چار حُروف کی نِسبت سے چلتی گاڑی میں نَفل پڑھنے کے 4 مَدَنی پھول

مدنی پھول ۱: **بَیرونِ شہر** (بیرونِ شہر سے مُراد وہ جگہ ہے جہاں سے مسافِر پر قَصر کرنا واجب ہوتا ہے) سُواری پر (مَثَلاً چلتی کار، بس، ویگن، میں بھی نَفل پڑھ سکتا ہے اور اس صورت میں اِستِقبالِ قبلہ یعنی قِبلہ رُخ ہونا) شَرط نہیں بلکہ سُواری (یا گاڑی) جس رُخ کو جارہی ہو اُدھر ہی مُنہ ہو اور اگر اُدھر مُنہ نہ ہو تو نماز جائز نہیں اور شُروع کرتے وقْت بھی قِبلہ کی طرف مُنہ ہونا شَرط نہیں بلکہ سُواری (یا گاڑی) جدھر جارہی ہے اُسی طرف مُنہ ہو اور رُکوع و سُجود اِشارہ سے کرے اور (ضروری ہے کہ) سَجدہ کا اِشارہ بہ نسبت رُکوع کے

پَست ہو۔ (یعنی رُکوع کیلئے جس قدر جُھکا، سَجدے کیلئے اُس سے زیادہ جُھکے) (دُرِّمُختار مَعَہٗ رَدُّالْمُحتار ج ۲ ص ۴۸۷) **چلتی ٹرین** وغیرہ ایسی سُواری جس میں جگہ مل سکتی ہے اُس میں قبلہ رُخ ہو کر قاعِدہ کے مطابِق نَوافِل پڑھنے ہوں گے۔

مسئلہ ۲ **گاؤں** میں رَہنے والا جب گاؤں سے باہَر ہُوا تو سُواری (گاڑی) پر نَفل پڑھ سکتا ہے۔ (رَدُّالْمُحتار ج ۲ ص ۴۸۶)

مسئلہ ۳ **بیرونِ** شہر سُواری پر نَماز شُروع کی تھی اور پڑھتے پڑھتے شہر میں داخِل ہو گیا تو جب تک گھر نہ پہنچا سُواری پر پوری کر سکتا ہے۔

(دُرِّمُختار ج ۲ ص ۴۸۸،۴۸۷)

مسئلہ ۴ **چلتی** گاڑی میں بِلا عُذرِ شَرْعی فَرْض وسنّتِ فَجْر وتمام واجِبات جیسے وِتْر ونَذْر اور وہ نَفْل جس کو توڑ دیا ہو اور سَجدۂ تِلاوت جبکہ آیتِ سَجْدہ زمین پر تِلاوت کی ہو ادا نہیں کر سکتا اور اگر عُذْر کی وجہ سے ہو تو ان سب میں شَرْط یہ ہے کہ اگر ممکِن ہو تو قبلہ رُو کھڑا ہو کر ادا کرے ورنہ جیسے بھی ممکِن

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جب تم مرسلین (علیہم السلام) پر دُرُود پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

ہو۔ (دُرِّ مُختار ج ۲ ص ۴۸۸)

مسافِر تیسری رَکْعَت کیلئے کھڑا ہو جائے تو......؟

اگر مسافِر قَصْر والی نَماز کی تیسری رَکْعَت شُروع کر دے تو اس کی دو صورتیں ہیں (۱) بِقَدرِ **تَشَہُّد قَعْدَۂ** اَخیرہ کر چکا تھا تو جب تک تیسری رَکْعَت کا سَجدہ نہ کیا ہو لوٹ آئے اور سَجدۂ سَہْو کر کے سلام پھیر دے اگر نہ لوٹے اور کھڑے کھڑے سلام پھیر دے تو بھی نَماز ہو جائے گی مگر سنّت تَرْک ہوئی۔ اگر تیسری رَکْعَت کا سجدہ کر لیا تو ایک اور رَکْعَت مِلا کر سَجدۂ سَہْو کر کے نَماز مکمّل کر لے یہ آخِری دو رَکْعَتیں نَفْل شُمار ہوں گی (۲) قَعْدۂ اَخیرہ کیے بغیر کھڑا ہو گیا تھا تو جب تک تیسری رَکْعَت کا سَجدہ نہ کیا ہو لوٹ آئے اور سَجدۂ سَہْو کر کے سلام پھیر دے اگر تیسری رَکْعَت کا سجدہ کر لیا فَرْض باطِل ہو گئے اب ایک اور رَکْعَت ملا کر سَجدۂ سَہْو کر کے نَماز مکمّل کر لے چاروں رَکْعَتیں نَفْل شُمار ہوں گی (دو رَکْعَت فرض ادا کرنے ابھی ذمّے باقی ہیں۔ (ماخوذ از دُرِّ مُختار مَعَہٗ رَدُّالمُحتار ج ۲ ص ۵۵۰)

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

سفر میں قضا نمازیں

حالت اِقامت میں ہونے والی قضا نمازیں سفر میں بھی پوری پڑھنی ہوں گی اور سفر میں قضا ہونے والی قصر والی نمازیں مُقیم ہونے کے بعد بھی قصر ہی پڑھی جائیں گی۔

طالبِ غمِ مدینہ و بقیع و مغفرت
۲۷ رجب المرجب ۱۴۲۶ھ

یہ رِسالہ پڑھ کر دوسرے کو دیدیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اَعراس اور جُلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃُ المدینہ کے شائع کردہ رسائل تقسیم کر کے ثواب کمایئے، گاہکوں کو بہ نیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنایئے، اَخبار فروشوں یا بچّوں کے ذَریعے اپنے مَحلّے کے گھر گھر میں وقفہ وقفہ سے بدل بدل کر سنّتوں بھرے رسائل پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھوم مچایئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے مجھ پر سو مرتبہ دُرودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

حفظ بھلا دینے کا عذاب

یقیناً حِفظِ قُرانِ کریم کارِثواب عظیم ہے، مگر یاد رہے حِفظ کرنا آسان، مگر عُمر بھر اِس کو یاد رکھنا دشوار ہے۔ حُفّاظ و حافِظات کو چاہئے کہ روزانہ کم از کم ایک پارہ لازِماً تلاوت کرلیا کریں۔ جو حُفّاظ رَمَضانُ الْمبارَک کی آمد سے تھوڑا عرصہ قبل فقط مُصَلّٰی سنانے کیلئے منزِل پکّی کرتے ہیں اور اِس کے علاوہ مَعَاذَاللّٰہ عزوجل سارا سال غفلت کے سبب کئی آیات بُھلائے رہتے ہیں، وہ بار بار پڑھیں اور خوفِ خُدا عزوجل سے لرزیں۔ نیز جس نے ایک آیت بھی بُھلائی ہے وہ دوبارہ یاد کرلے اور بُھلانے کا جو گناہ ہوا اُس سے سچّی توبہ کرے۔

فرمانِ مصطفےٰ **جو** قرانی آیات یاد کرنے کے بعد بُھلا دیگا بروزِ قیامت **اندھا** اُٹھایا جائیگا۔ (ماخذ: پ ۱۶ طٰہٰ ۱۲۵، ۱۲۶)

فرامینِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم

فرمانِ مصطفےٰ **میری** اُمّت کے ثواب میرے حُضُور پیش کیے گئے یہاں تک کہ میں نے ان میں وہ تِنکا بھی پایا جسے آدمی مسجد سے نکالتا ہے اور میری اُمّت کے گناہ میرے حُضُور پیش کیے گئے میں نے اِس سے **بڑا گناہ** نہ دیکھا کہ کسی آدمی کو قران کی ایک

سُورت یا ایک آیت یاد ہو پھر وہ اُسے بُھلا دے۔ (جامع ترمذی حدیث ۲۹۱۶)

حدیث ۴: جو شخص قرآن پڑھے پھر اسے بُھلا دے تو قیامت کے دن اللہ تعالٰی سے **کوڑھی** ہو کر ملے۔ (ابو داؤد حدیث ۱۴۷۴)

حدیث ۵: **قِیامت** کے دن میری اُمّت کو جس **گناہ** کا پورا بدلہ دیا جائے گا وہ یہ ہے کہ اُن میں سے کسی کو قرآن پاک کی کوئی سُورت یاد تھی پھر اُس نے اِسے بُھلا دیا۔

(کنزالعمّال حدیث ۲۸۴۶)

حدیث ۶: **اعلیٰحضرت** اِمامِ اَہلسنّت، امام احمد رَضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں، ''اِس سے زِیادہ نادان کون ہے جسے خدا عزوجل ایسی ہمّت بخشے اور وہ اسے اپنے ہاتھ سے کھودے اگر قدر اِس (حفظِ قرانِ پاک) کی جانتا اور جو ثواب اور دَرَجات اِس پر موعود ہیں (یعنی جن کا وعدہ کیا گیا ہے) ان سے واقِف ہوتا تو اسے جان و دل سے زِیادہ عزیز رکھتا۔'' مزید فرماتے ہیں، ''جہاں تک ہو سکے اُس کے پڑھانے اور حِفظ کرانے اور خود یاد رکھنے میں کوشش کرے تا کہ وہ ثواب جو اس پر مَوعُود (یعنی وعدہ کئے گئے) ہیں حاصل ہوں اور بروزِ قیامت **اندھا کوڑھی** اُٹھنے سے نَجات پائے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۳ ص ۶۴۵،۶۴۷)

﴿٧٦٨﴾ فہرست ﴿٩٢﴾

دُرُود شریف کی فضیلت	١
شَرعی سفر کی مَسافت	٤
مُسافِر کب ہوگا؟	٤
آبادی خَتْم ہونے کا مطلب	٥
فِنائے شہر کی تعریف	٥
مُسافر بننے کیلئے شَرْط	٦
وَطن کی قسمیں	٦
وَطنِ اِقامت باطِل ہونے کی صورتیں	٧
سفر کے دُو راستے	٧
مسافر کب تک مسافر ہے	٨
سفر ناجائز ہو تو؟	٨
سیٹھ اور نوکر کا اکٹھا سفر	٩
کام ہوگیا تو چلا جاؤں گا!	١٠
عورت کے سفر کا مسئلہ	١٠
عورت کا سُسرال اور میکا	١١
عَرَب ممالک میں ویزا پر رہنے والوں کا مسئلہ	١١
زائرِ مدینہ کیلئے ضَروری مسئلہ	١٣
عمرہ کے ویزہ پر حج کیلئے رُکنا کیسا؟	١٤
قَصْر واجب ہے	١٥
قَصْر کے بدلے چار کی نیت باندھ لی تو۔۔۔۔؟	١٦
مسافر امام اور مُقیم مقتدی	١٧
مقیم مُقتدی اور بقیہ دو رَکعتیں	١٧
کیا مسافر کو سنّتیں مُعاف ہیں؟	١٨
"نماز" کے چار حُروف کی نسبت سے چلتی	١٨
گاڑی میں نَفْل کے 4 مَدَنی پھول	-
مسافر تیسری رکعت کیلئے کھڑا ہو جائے تو۔۔۔۔۔؟	٢٠
سفر میں قضا نمازیں	٢١
حفظ بُھلا دینے کا عذاب	٢١